محترم المقام حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ایک دیندار گھرانہ کی باعمل پردہ نشین عورت حتی کہ اپنے دیور وغیرہ سے بھی پردہ کرتی ہے نیز یہ گھرانہ عوام میں بھی مقتداء اہل علم اور دیندار سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگوں کا رجوع بھی ہے، ایسی دیندار عورت کو اسکا شوہر فیشن کرنے کو کہتا ہے حالانکہ شادی سے قبل کبھی بھی اس نے اپنے باپ کے یہاں فیشن نہیں کیا۔

امور فیشن یہ ہے۔ بالوں کا تراشنا (سر کے)، پلکوں پر رنگ لگانا، لبوں پر لالی لگانا، ناخن پر رنگ لگانا، سر کے بالوں کو مختلف ڈیزائن اور فیشن سے سنوارنا (علاوہ اس کے کہ تشبہ بالغیر یا بالفساق لازم آوے) بالوں میں سیاہی یا اور قسم کے رنگ سے رنگنا، مختلف ڈیزائن اور فیشن کے کپڑے پہننا وغیرہ

کیا ایسے مقتداء اور دیندار گھرانہ کی عورت کے لئے اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر وقت مذکورہ اور اسکے علاوہ اور طرح سے فیشن کرنا (جبکہ دوسری عورتیں

۳-۱۲
۵۱۲
۹-۲۲
۶۹۱

۱۱۲
۶۱
ف
۱

| نمبر رجسٹر نمبر | تاریخ نقل فتاوی | نام و پتہ مستفتی | مضمون سوال و جواب | تبویب |
| --- | --- | --- | --- | --- |

بھی آمد ورفت رکھتی ہوں یا کسی دیندار گھرانے کی عورتیں دوسرے لوگوں کے یہاں جاتی ہوں اور عوام اس مقتدا اور دیندار گھرانہ کی اس فیشن والی زندگی کو دیکھکر ہر قسم کی کی فیشن کے جواز پر استدلال کرکے گھر میں اور باہر برقعہ پہنکر یا بلا برقعہ کے فیشن کرتی ہو (بالخصوص جبکہ ایسی عورتیں مدرس یا دعوت و تبلیغ اور وعظ وغیرہ بھی کرتی ہو اور ایسی حالت میں تدریس و وعظ و تبلیغ کرے) جائز ہے یا نہیں

نوٹ:- ناخن پالش خشک ہونے کے بعد جسم دار ہو جاتا ہے اور وصول پانی سے مانع ہے۔ لبوں پر لگائے جانے والی لالی اور بالوں پر لگانے جانے والا رنگ جس میں خاص قسم کی چکناہٹ ہوتی ہے جسکی وجہ سے پانی اوپر ہی سے گذر جاتا ہے

نوٹ:- مذکور لالی و رنگ وغیرہ میں الکحل یا جانور کا تیل یا اور کوئی ناجائز کی ملاوٹ نہیں ہوتی

۲- غیر شادی شدہ عورت کو سوال نمبر (۱) میں بیان کردہ فیشن کرنا جائز ہے یا نہیں؟

۳- عورتوں کے لئے فیشن کے حدود کیا ہے؟

۴- مذکورہ فیشن اپنے خلوت خانہ میں شوہر کے سامنے اسکو خوش رکھنے کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب ومنه الصدق والصواب

(حاشیہ: ۱ ابو الفضل فتوی)

فی الهندية: وله أن يمنعها من أكل ما يتأذى من رائحته ومن الغزل وعلى هذا له أن يمنعها من التزيين بما يتأذى بريحه كأن يتأذى برائحة الحناء الأخضر ونحوه، وله ضربها بترك الزينة اذا كان يريدها - عالمگیری ص ۳٤۱ ج ۱ والمرأة اذا كانت تسمن نفسها لزوجها لا بأس به ويكره للرجل ذلك - عالمگیری ص ۳۵٦ ج ۵

فی الشامية: قوله والنامصة - فی المغرب النمص نتف الشعر ومنه المنماص المنقاش اه ولعله محمول على ما اذا فعلته لتتزين للأجانب، وإلا فلو كان فی وجهها شعر ينفر زوجها عنه بسببه ففی تحريم ازالته بعد لأن الزينة للنساء مطلوبة للتحسين إلا أن يحمل على ما لا ضرورة إليه لما فی نتفه بالمنماص من الإيذاء - وفی تبيين المحارم إزالة الشعر من الوجه حرام إلا اذا نبت للمرأة لحية أو شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب - شامی ص ۳۷۳ ج ٦

فی الدر المختار: قطعت شعر رأسها أثمت ولعنت زاد فی البزازية وإن باذن الزوج لأنه لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق، ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته، والمعنى المؤثر التشبه بالرجال - شامی ص ٤۰۷ ج ٦ -

عورتوں کی زیب و زینت سے متعلق آپ نے جو سوالات کئے ہیں ان میں تین باتیں بنیادی طور پر ذہن میں رکھنی چاہئیں ع۱ جن باتوں کی شریعت میں قطعی ممانعت ہے انہیں کرنا جائز نہیں چاہے کوئی راضی ہو یا ناراض - حدیث میں ہے لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق یعنی خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ ع۲ جو امور جائز کے درجہ میں ہیں ان میں شوہر کی حسب وسعت مکمل اطاعت کرنا عورت کے ذمہ ہے - حدیث میں ہے " اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کیلئے سجدہ کرے " — اور حدیث میں ہے " اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کو حکم دے کہ سُرخ پہاڑ سے

Scanned by CamScanner

# رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

| تبویب | مضمون سوال وجواب | نام وپتہ مستفتی | تاریخ نقل فتاویٰ | نمبر |
|---|---|---|---|---|

تیمم اٹھا کر کالے پہاڑ اور کالے پہاڑ سے تیمم اٹھا کر سرخ پہاڑ پر لیجائے تو اسے یہی کرنا چاہیئے۔ (جمع الفوائد ص $\frac{391}{1/2}$) حضرت تھانویؒ بہشتی زیور میں لکھتے ہیں : " ایک حق مرد کا یہ ہے اپنی عورت لگاڑ کے اور میلی کچیلی نہ رہا کرے بلکہ بناؤ سنگار سے رہا کرے، یہاں تک کہ اگر مرد کے کہنے پر بھی عورت سنگار نہ کرے تو مرد کو مارنے کا اختیار ہے " (بہشتی زیور مدلل ص ۲۳۶) - $\underline{۳}$ عورت حدود شرع میں رہکر جو کچھ بناؤ سنگار کرے اسکا مقصد شوہر کو خوش کرنا ہو، نہ کہ دوسری عورتوں اور اجنبیوں کو دکھانا اور اترانا - اگر شوہر کو خوش کرنے کے لئے بناؤ سنگار کرے گی تو انشاءاللہ ثواب ملیگا - چاہے دوسری عورتیں دیکھکر خوش ہوں یا ناراض — البتہ اگر اترانے اور

اجنبیوں یا دوسری عورتوں کو دکھانے اور ان پر فخر کرنے کی نیت سے کپڑے پہنے گی اور بناؤ سنگار کریگی تو گناہگار ہوگی۔

ان تین امور کو ذہن میں رکھنے کے بعد اب آپکے سوالات کا علیحدہ علیحدہ جواب درج ذیل ہے :

(۱) الف :- عورت کے لیئے بلا عذر سر کے بالوں کو کٹوانا اور مردوں کی سی شباہت اختیار کرنا حرام اور گناہ ہے، اسلیئے بیوی کے لیئے اپنے بالوں کو کٹوانا جائز نہ ہوگا اگرچہ شوہر حکم دے — عورت کو چاہیئے کہ محبت وادب کیساتھ انکار کرکے شوہر کو شرعی مسئلہ سے آگاہ کردے - البتہ اگر عورت کے چہرہ وغیرہ پر بال ہوں تو شوہر کو خوش کرنے کیلئے انکو دور کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

(ب) : بالوں کے کاٹنے کا حکم تو اوپر لکھدیا گیا - تراشنے کا حکم بھی یہی ہے کہ محض فیشن کیلئے عورت کے واسطے بالوں کو تراشنا جائز نہیں - البتہ اگر بالوں کے سروں میں شاخیں نکل آئیں جسکی وجہ سے بالوں میں گرہیں پڑجاتی ہوں تو ان سروں کو تراشنے کی گنجائش ہے (تبویب $\frac{۳۴}{۱۴۰۵}$) یا جو بال عموماً اوپر نیچے ہوتے ہیں انکو صرف نیچے سے برابر کرنے کیلئے معمولی طور پر تراشنے کی گنجائش ہے۔ (تبویب $\frac{۶۲۱}{۴۰ب}$)

(ج) : پلکوں پر جو رنگ لگایا جاتا ہے یا لبوں پر جو لالی لگائی جاتی ہے اگر وہ وضوء، غسل میں جسم تک پانی پہنچنے سے روکنے والی نہیں ہے تو اسکا استعمال جائز ہے۔ اور اگر اسے لگانے کے بعد جسم تک پانی نہیں پہنچتا تو اسکا حکم ناخن پالش کا سا ہے جو آگے نمبر (د) میں ذکر کیا جا رہا ہے

(د) : ناخن پالش یا اس جیسی وہ چیزیں جنکے لگانے سے پانی جسم تک نہیں پہنچتا اور وضوء اور غسل نہیں ہوتا، انہیں پاکی اور وضوء اور غسل کی ضرورت کے وقت لگانا جائز نہیں کیونکہ جب وضوء اور غسل نہ ہوگا تو نماز کیسے پڑھیگی ؟ البتہ اگر ان چیزوں کے استعمال سے وضوء، غسل، نماز وغیرہ میں کوئی خلل نہ آتا ہو تو شوہر کا دل خوش کرنے کیلئے بیوی انہیں لگا سکتی ہے — لیکن خود شوہر کیلیئے مناسب ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ایسی فضول چیزوں کی عادت نہ ڈلوائے جنسے آگے چلکر نماز روزہ میں خرابی پیدا ہونے اور معاشرت میں کافروں فاسقوں کی شباہت

Scanned by CamScanner

صفحہ نمبر

# رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

| عنوان | تبویب | مضمون سوال وجواب | نام وپتہ مستفتی | تاریخ نقل فتاویٰ |
|---|---|---|---|---|

پیدا ہونے کا امکان ہو۔

(۵) : سر کے بالوں کو مختلف ڈیزائن اور فیشن سے سنوارنا (دکانے بغیر) مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھتے ہوئے جائز ہوگا ۱۔ کفار اور فاسقوں کی مشابہت مقصود نہ ہو ۲۔ محض اپنا یا شوہر کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا کر لیا جائے ۳۔ اتنا وقت ضائع نہ ہو جس سے دوسرے ضروری امور میں خلل پڑتا ہو۔

(و) : عورت کے لئے سیاہ خضاب لگانا ناجائز ہے۔

(ز) : مختلف ڈیزائن اور فیشن کے کپڑے پہننے کا وہی حکم ہے جو (۵) میں ذکر کیا گیا (۵) میں مذکور تینوں باتوں کا یہاں بھی خیال رکھا جائے نیز مزید اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ کپڑے جسم کے پردہ کی ضرورت کو پورا کرتے ہوں۔

(۲)۔ جو زیب وزینت شادی شدہ خاتون کے لئے ناجائز ہے وہ غیر شادی شدہ کیلئے بھی ناجائز ہے۔ اور جائز فیشن شادی شدہ عورت تو شوہر کو خوش کرنے کیلئے کرتی ہے غیر شادی شدہ کے لئے یہ مقصد بھی نہیں۔ اسلئے اُسے حدود شرع میں ماں باپ کی اطاعت اختیار کرتے ہوئے سادگی اختیار کرنی چاہیئے۔

(۳) فیشن کی حدود یہ ہیں (الف) زیب وزینت کا جو طریقہ اختیار کیا جائے وہ شرعاً جائز ہو۔ (ب) اپنا یا شوہر کا دل خوش کرنا مقصود ہو۔ (ج) دکھاوا، نمائش تفاخر وتکبر مقصود نہ ہو۔

(۴) جائز فیشن شوہر کو خوش کرنے کیلئے خلوت خانہ میں نہ صرف جائز بلکہ کارِ ثواب ہے۔

واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمود اشرف عثمانی عفی عنہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم۔ کراچی ۱۴
۱۳ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۸-۳-۱۴۱۲ھ